5023CH02

کلہاڑی کی کھچڑی

© NCERT not to be republished

ایک سپاہی چھُٹّی پر جا رہا تھا۔راستے میں رات ہوگئی ۔ اس کا گاؤں بہت دور تھا۔سردی زوروں پر تھی ۔ مارے بھوک اور تھکن کے سپاہی کا بُرا حال تھا ۔ اُس نے سوچا، کیوں نہ کسی جگہ دو گھڑی رُک کر دم لے لوں اور کچھ کھا پی لوں ۔ راستے میں اُسے ایک جھونپڑی نظر آئی جس میں ایک بُڑھیا رہتی تھی ۔

سپاہی نے جھونپڑی کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ بڑھیا نے دروازہ کھولا تو سپاہی بولا ”امّاں! اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو میں رات بھر آپ کے ہاں ٹھہر جاؤں ۔ باہر بہت سردی ہے ۔ میں دوٗر سے آرہا ہوں اور مجھے بہت دور جانا ہے۔“

” آجا بیٹے، آجا۔“ بڑھیا نرمی سے بولی ۔ یہ سُن کر سپاہی اندر آگیا اور ایک طرف بیٹھ کر آگ تاپنے لگا ۔

جب سردی کا احساس کچھ کم ہوا تو اس نے بڑھیا سے کہا۔

’’ امّاں ! کھانے کو کچھ ہوگا ؟‘‘

یوں تو بڑھیا کے پاس بہت کچھ تھا مگر وہ تھی بہت کنجوس بلکہ مکّھی چوٗس۔ منہ بنا کر کہنے لگی’’ اے بیٹے، میرے پاس کھانے کو کہاں...... میں تو خود کل سے بھوکی ہوں۔‘‘

’’ اچھا امّاں کوئی بات نہیں ۔ میں کچھ دیر آرام ہی کرلوں گا ۔‘‘ سپاہی نے جواب دیا۔ کہنے کو اس نے ’ کوئی بات نہیں‘ کہہ دیا تھا مگر وہ تاڑ چکا تھا کہ بڑھیا کے پاس کھانے کو بہت کچھ ہے۔ وہ سوچنے لگا کہ اس کنجوس بڑھیا سے کھانا کیسے حاصل کیا جائے۔ مارے بھوک کے اس کے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے۔ آخر اس کی سمجھ میں ایک ترکیب آئی۔ اسے کونے میں ایک بے دستے کی کلہاڑی دکھائی دی۔ چالاک سپاہی بڑھیا سے کہنے لگا’’ آپ نے کبھی کھائی ہے کلہاڑی کی کھچڑی ؟‘‘

بڑھیا اسے گھور کر دیکھنے لگی۔ پھر حیرت سے بولی’’ کلہاڑی کی کھچڑی ؟‘‘

’’ ہاں ہاں کلہاڑی کی کھچڑی !‘‘ سپاہی بولا، ’’ آپ نے کبھی نہیں کھائی ؟ بہت مزیدار ہوتی ہے۔ لائیے ذرا پتیلی لے آئیے۔ ابھی پکاتے ہیں۔‘‘

بڑھیا جھٹ سے اُٹھی اور اس نے سپاہی کو ایک بڑی سی پتیلی لا کر دی۔ سپاہی نے کلہاڑی کو خوب دھو دھا کر پتیلی میں رکھا اور اُسے آگ پر چڑھا دیا جو بڑھیا نے سردی سے بچنے کے لیے جلا رکھی تھی۔ پھر اس میں کچھ پانی ڈالا۔ بڑھیا مارے حیرت کے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر یہ سب دیکھ رہی تھی۔ اب سپاہی نے پتیلی میں چمچہ چلانا شروع کیا۔ کچھ دیر بعد اس نے پانی کو چکھ کر دیکھا اور بولا’’ تھوڑی دیر میں تیار ہو جائے گی۔ بس نمک کی کمی رہ گئی۔‘‘

بڑھیا فوراً اُٹھی اور اس نے سپاہی کو نمک لا کر دیا جو اُس نے پانی میں ڈال دیا اور دوبارہ چمچہ چلانے لگا۔ کچھ دیر بعد اس نے پھر پانی کو چکھا اور بولا، ’’ بس بس تیار ہونے والی ہے مگر دو مٹھی چاول ہوتے تو اور مزا آجاتا۔‘‘

بڑھیا مارے شوق کے پٹارے میں سے چاول کی تھیلی نکال لائی اور بولی’’ یہ لو چاول۔ ذرا جلدی سے پکاؤ۔‘‘

’’ ہاں ہاں کیوں نہیں‘‘ سپاہی نے جواب دیا اور دوبارہ چمچہ چلانے لگا۔

© NCERT not to be republished

وہ پکاتا رہا۔ بار بار چمچہ ہلاتا اور چکھتا جاتا۔ بڑھیا اُسے برابر نگاہ جمائے دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اُس نے پھر چکھا اور بولا ''ایک مٹھی مونگ کی دال ہوتی تو کام بن جاتا۔''

بڑھیا مونگ کی دال بھی لے آئی۔ سپاہی نے مونگ کی دال اس میں ملائی اور چمچہ چلانے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ چکھ کر بولا'' واہ امّاں! ایک چمچہ لے لیجیے اور ذرا چکھیے کلہاڑی کی کھچڑی۔ بنی تو خوب ہے بس تولہ بھر گھی کی کسر ہے۔''

بڑھیا گھی بھی لے آئی۔ وہ کھچڑی میں پڑ گیا۔

اب دونوں کھچڑی کھانے لگے۔'' واہ وا! بہت خوب، جتنی بھی تعریف کرو کم ہے۔'' سپاہی نے کہا۔

'' آہاہا'' بڑھیا تعجب سے بولی،'' مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ کلہاڑی سے اتنے مزے کی کھچڑی بھی پک سکتی ہے۔''

چالاک سپاہی کھچڑی کھا رہا تھا اور چپکے چپکے ہنستا بھی جا رہا تھا۔ (ماخوذ)

© NCERT not to be republished

مشق

1 معنی یاد کیجیے:

دوگھڑی	:	دوپل، تھوڑی دیر میں
دم لینا	:	آرام کرنا، سُستانا
پیٹ میں چوہے دوڑنا	:	بہت بھوک لگنا
دستہ	:	ہتّھا، ہینڈل
حیرت	:	تعجب
کَسَر	:	کمی

© NCERT not to be republished

2 سوچیے اور بتائیے:

(i) سپاہی بڑھیا کی جھونپڑی میں کیوں ٹھہرا؟

(ii) سپاہی نے کھانا حاصل کرنے کی کیا ترکیب نکالی؟

(iii) سپاہی نے کھچڑی میں کون کون سی چیزیں ڈالیں؟

(iv) کھچڑی کھاتے ہوئے سپاہی چپکے چپکے کیوں ہنس رہا تھا؟

3 نیچے دیے ہوئے جملوں کو واقعات کی ترتیب سے لکھیے:

(i) مارے بھوک کے اس کے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے۔

(ii) بڑھیا نے سپاہی کو نمک لاکر دیا جو اُس نے پانی میں ڈال دیا۔

(iii) راستے میں اُسے ایک جھونپڑی نظر آئی، جس میں ایک بڑھیا رہتی تھی۔

(iv) بڑھیا مارے شوق کے پٹارے میں سے چاول کی تھیلی نکال لائی۔

(v) ایک سپاہی چھُٹّی پر جا رہا تھا۔

(vi) ایک مُٹھی مونگ کی دال ہوتی تو کام بن جاتا۔

4 نیچے دیے ہوئے الفاظ کے متضاد لکھیے:

سردی نرمی اندر مزیدار

5 نیچے دیے ہوئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

منھ بنانا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا پیٹ میں چوہے دوڑنا

کام بن جانا

6 عملی کام:

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو خوش خط لکھیے:

پتیلی چھُٹّی شوق تعجّب

تعریف حَیرت

© NCERT not to be republished